اَلْحَجُّ عَنِ الْغَيْرِ

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کے مسائل

اَلْحَجُّ عَنِ الْحَیِّ(ا)

صاحب استطاعت لیکن بوڑھا، کمزور، مفلوج یا دائمی مریض اپنے مال میں سے کسی ایسے شخص کو حج کرادے جو پہلے اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو، تو اس معذور شخص کا حج ادا ہو جائے گا۔ اسے حج بدل کہتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی دوسرے زندہ شخص کی طرف سے نفلی حج ادا کرے تو اس کا اجر و ثواب حج کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیاہے، دونوں کو ملے گا۔ ان شاء اللہ!

عورت، مرد کی طرف سے حج ادا کرسکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ :كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا فَجَآءَ تْہُ اِمْرَاَۃٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْہِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْہَا وَتَنْظُرُ اِلَیْہِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا یَصْرِفُ وَجْہَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ا اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لاَ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ ((نَعَمْ)) وَذٰلِكَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس w کہتے ہیں کہ فضل بن عباسw (حج کے موقع پر) نبی اکرم eکے پیچھے سوار تھے۔ قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھنے لگی۔ حضرت فضل بن عباسw اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل بن عباس wکو دیکھنے لگی۔ رسول اللہeنے حضرت فضل tکا چہرہ (ہاتھ سے پکڑکر) دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کیا ”یا رسول اللہe! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے‘ میرا باپ بوڑھا ہے‘ سواری پر سوار نہیں ہو سکتا‘ کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کرسکتی ہوں؟“ آپ eنے فرمایا”ہاں! کر سکتی ہو۔“ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ا سَمِعَ رَجُلاً یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عَنْ شُبْرُمَۃَ قَالَ ((مَنْ شُبْرُمَۃَ ؟)) قال : اَخٌ لِیْ اَوْ قَرِیْبٌ لِّیْ قَالَ ((حَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((حَجُّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَۃِ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس w سے روایت ہے کہ نبی اکرم eنے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک کہتے سنا تو پوچھا ”شبرمہ کون ہے؟“ اس نے عرض کیا ”میرا بھائی! یا کہا ”میرا قریبی رشتہ دار ہے“ آپ eنے پوچھا “ کیا تو نے اپنا حج کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ eنے فرمایا ”پہلے اپنا حج ادا کرو‘ پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

زندہ‘ صاحب استطاعت اور صحت مند آدمی کی طرف سے حج بدل ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

حج بدل میں میقات پر پہنچ کر احرام باندھتے وقت حج کروانے والے کا نام لینا چاہئے لیکن اگر یاد نہ رہے تو حج میں کوئی نقص واقع نہیں ہو گا۔

حدیث مسئلہ نمبر375کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔ وضاحت :

کسی دوسرے شخص کی طرف سے عمرہ یا حج ادا کرنے کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو پھر اس عمرہ یا حج کو کسی تیسرے شخص کے نام سے ادا کرنا جائز نہیں۔

حدیث مسئلہ نمبر وضاحت :
25کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کے علاوہ عمرہ کرنا بھی جائز ہے۔ اس کا اجرو ثواب حج و عمرہ کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا ہے دونوں کو ملے گا۔ انشاء اللہ!

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ بْنِ عَقِیْلِیْ ص اَنَّہٗ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لاَّ یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلاَ الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ ؟ قَالَ ((حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرَ))رَوَاہُ النِّسَائِیُّ

(صحیح)

حضرت ابو رزین عقیلیt سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ eسے عرض کیا ”یا رسول اللہ (e)! میرا باپ بوڑھا ہے حج کی طاقت نہیں رکھتا نہ عمرہ کی اور نہ ہی اونٹ پر سوار ہونے کی‘ (اس کے لئے آپ eکیا حکم ہے؟)“ آپ نے ارشاد فرمایا ”اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ہو تو ایک وقت میں صرف ایک آدمی کی طرف سے ہی عمرہ یا حج کی نیت کرنی چاہئے۔واللہ اعلم بالصواب! وضاحت :

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَیِّتِ(ب)

حج کی نذر ماننے والا شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اس کی طرف سے حج ادا کریں تو مرنے والے کی نذر پوری ہو جائے گی خواہ مرنے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

صاحب استطاعت شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء اس کے مال میں سے حج ادا کریں‘ تو فوت ہونے والے شخص کا فرض حج ادا ہو جائے گا‘ خواہ فوت ہونے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

مرد، عورت کی طرف سے حج ادا کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ امْرَأَةَ مِنْ جُہَیْنَةَ جَاءَ تْ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَتْ : اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ اَفَاحُجُّ عَنْہَا ؟ قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْہَا أَ رَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلَی اُمِّکِ دَیْنٌ اَکُنْتِ قَاضِیَةً)) اقْضُوْا اللّٰہَ فَاللّٰہُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبد اللہ بن عباس wسے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم eکی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا”میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی‘ لیکن مرنے سے قبل حج نہیں کر سکی‘ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟“ آپ eنے ارشاد فرمایا ”ہاں! اس کی طرف سے حج کرو‘ ہاں! دیکھو اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ کا قرض ادا کرو۔ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

أَ)) عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ◆عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ اَمْرَاَۃً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتٰی اَخُوْہَا النَّبِیَّ ا فَسَأَلَ
قَالَ : نَعَمْ ! قَالَ((فَاقْضُوا اللّٰہَ فَہُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاہُ ((؟ ◆رَاَیْتَ لَوْ کَانَ عَلٰی اُخْتِکَ دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ
النَّسَائِیُّ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس w سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی‘ فوت ہوئی تو اس کا بھائی رسول اللہ e کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپ e نے ارشاد فرمایا ”اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا ادا کرتا؟“ اس نے کہا ”ہاں، یا رسول اللہ e!“ آپ e نے فرمایا ”تو پھر اللہ کا قرض ادا کرو اور اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

zzz